ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

اخبار الحکم

نمبر ۲۴-۲۵ | قادیان دار الامن والامان مورخہ ۲۰ و ۲۷ اگست ۱۸۹۸ء | جلد (۲)

ٹریکٹ سیریز

اس امر کی ضرورت محسوس جاتی ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شائع ہوں۔ جس سے حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو۔ اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم نے یہ التزام کیا ہے۔ کہ اس کمسد دلچسپ نظمیں جو صداقت اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں۔ اور جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے خطبہ اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل بر تفسیر آیات یا مشتمل بر رفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ۔ اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کی بعض لطیف اور مختصر تقریریں شائع کی جاویں۔ یہ ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب ذرا توجہ کریں تو بکثرت شائع ہو جایا کریں۔ اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کے مؤید ہو جائیں اور سو سو ٹریکٹ عہ فی صدی کے حساب سے خرید لیں۔ تو دس ہزار ٹریکٹ ایک مہینے میں شائع ہو سکتا ہے۔ اور ہم ہفتہ وار اڑھائی ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کر دیا کریں۔ اور تقسیم کے لئے یہ انتظام کیا جاوے گا۔ کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ وار ایک خاص تعداد بھیج دی جایا کرے۔ اور وہ تقسیم ہو جایا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آجایا کریں گے۔ اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑیگا۔ بلکہ اس کو ٹریکٹ سیریز کے نمبر میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کر دیں۔ اگر ہمارے احباب مل ملا کر اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں بدی سو درخواستیں جمع ہو جانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کریں گے۔ مینیجر الحکم کے نام درخواست

اپنے بھائیوں کیلئے

بالکل کھرا سودا

اگر کسی قسم کا نقص ہو یا کسی قسم کا خسارہ معلوم ہو۔ فوراً واپس کرو۔ اس سے بڑھ کر خوش معاملگی اور کھرا سودا کیا ہو گا۔

مندرجہ ذیل اشیا ہماری معرفت مل سکیں گی۔

۱۔ زیورات چاندی و سونا۔ ہر قسم صرف ار سینکڑہ میں لی جاوے گی۔

۲۔ ریشمی ازار بند۔ پراندے۔ تسبیح بند وغیرہ ہر قسم اور ہر قیمت کے۔

ازار بند ۸ر سے لے کر صہ تک
پراندے ۴ر سے لے کر صہ تک
تسبیح بند ے سے لے کر عہ تک

۳۔ زیورات میں ڈوڑے جس قسم کے چاہیں۔ ڈال دئے جاویں گے۔

۴۔ دریائی کا ہر ایک قسم کا کام

۵۔ ہر ایک چیز ساختہ امرتسر بپار روپیہ کمیشن لے کر روانہ ہو سکے گی۔

ہمارے بھائی اس کارخانہ کو اپنا کارخانہ سمجھیں اور باہمی فائدہ کے لئے کھولا گیا ہے۔ درخواست پر نام اور پتہ صاف اور خوشخط تحریر ہو۔ ڈاکخانہ یا قریب کے سٹیشن کا نام ضرور ہو۔ درخواستیں اس پتہ پر آئیں۔

غلام محمد و اللہ بخش علاقہ بند مالکان احمدیہ ایجنسی کٹڑہ باگھ سنگھ ناغنی دروازہ امرتسر پنجاب

صداقت کی زبان سے نکلی ہوئی
شرطیہ
صحت سچائی کی شرطیہ
اسکو پرچھو اور ابجد تغیر
شرطیہ آزماؤ

اور
سچائی کے پانچ پھول نگہبان برہمن سیم

مفت
صحت سچائی کے طلبگار رو
سبکو پرچھو اور ابجد تغیر
شرطیہ آزماؤ

امتحان سچائی کا ہم سے

سچائی کا فیصلہ

نوٹ
پرچہ ترکیب استعمال دوا کے ساتھ ہوگا۔ فرمائشوں کی تعمیل قیمت طلب پارسل سے ہوگی۔ محصول و کمیشن ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواستیں بنام مشتہر مندرجہ ذیل آنی چاہییں۔

نوٹ
درخواست کنندہ کو لازم ہے۔ مرض کا مفصل حال بقید عمر تحریر کرے۔ اور اپنا پتہ خوشخط لکھے اور جس اخبار سے اشتہار ملا ہو۔ اسکا حوالہ دے۔ غربا خرچ روانگی دوا درخواست کے ساتھ ارسال کریں محصول علاوہ ہوگا۔

سچے اور جھوٹے کو خود پرکھ لو۔ اگر استعمال حسب ترکیب سے فائدہ نہ ہو تو اپنے ہی بیان حلفی سے قیمت واپس لو۔ یہہ کامل ثبوت سچائی کا ہے۔

اکسیر حافظہ
فوائد اس کے نام سے ظاہر ہیں۔ ہر ایک شخص خصوصاً طلبا کو اسکی اشد ضرورت ہے۔ دو ہفتہ کیواسطے عہ۔ ایکماہ کیواسطے عہ تین ماہ کیواسطے للعہ۔ غریب طلبا کو بتصدیق ہیڈ ماسٹر نصف قیمت پر دیجاتی ہے۔

خارش کی حکمی دوائی
تین دفعہ کے لگانے سے فائدہ کلیہ حاصل ہوتا ہے۔ اور اجادو دوا اثر کو تصدیق کرنا پڑتا ہے۔ فی بوتلیہ ۸۔ اور مفت تقسیم کرنیوالوں کو ۸ بوتلیہ عہ۔ اور غربا کو بتصدیق کسی معزز کے صرف خرچ روانگی پر مفت

دوائی ہاضمہ
بدہضمی، درد شکم۔ قراقر۔ نفخ۔ امتلاء۔ کھٹے ڈکار۔ ضعف معدہ کو دور کرنی اور بھوک لگانیکو مفید۔ قیمت فی ڈبیہ جو کئی آدمیوں کو کافی ہے ۸۔ غربا کو بتصدیق کسی معزز کے خرچ روانگی پر مفت۔

دوائی آتشک
یہ عجیب الخواص حکمی دوائی اس شدید مرض کو ایک ہفتہ میں دور کرتی ہے۔ خوبی یہہ کہ منہ نہیں آتا۔ غذا گوشت۔ پلاؤ۔ شراب کے عادی کو اس کی بھی اجازت ہے ۷ خوراک عہ۔

سرمہ سلیمانی
ایک فقیر صاحب کی ایجاد۔ دھند۔ غبار۔ تاریکی چشم۔ ضعف بصر۔ سرخی۔ پھولا۔ موتیا بند کو اکسیر ہے ۲ ماہ کی استعمال سے عینک چھوٹ جاتی ہے۔ اور آنکھ کبھی بیمار نہیں ہوتی۔ فی تولہ عہ۔ اطبا و دیگر اصحاب سے پہلی دفعہ بغرض تجربہ فی تولہ عہ۔

سفوف مرہم آتشک
اصلاح زخم کیواسطے صرف نکلین پٹیاں کفتی ہیں زخم پہلے دن خشک۔ اور تین دن میں بالکل اچھے ہوتے ہیں۔ فی پڑیہ ۸۔ غربا کو بتصدیق معزز ۲ خرچ پر مفت

اعجاز مسیحی
اعصاب کی کمزوری اور جملہ نقصانات جو جوانی کی غلط کاریوں کا نتیجہ ہے۔ اس کے تین دفعہ کے استعمال سے بالکل دور ہو کر نامرد۔ مرد اور مرد جوان مرد ہو جاتا ہے۔ قیمت سے۔

عصائے پیری
رقت اور جریان کو مفید۔ قوت باہ کے واسطے علاج لاثانی وذریعہ لطف زندگانی۔ تعریفی الفاظ کی ضرورت نہیں۔ تجربہ شاہد کافی ہے۔ قیمت سے۔ روپیہ

دوائی وجع المفاصل
یہ بے نظیر اور تیر بہدف دوائی ہے۔ سالہا سال کے جکڑے ہوئے اور بیکار شخص صحیح وسالم ہوئے ہیں۔ قیمت صرف صہ

تریاق سوزاک
سوزاک کیسا ہی پرانا کیوں نہ ہو۔ تین دن میں صحت کلی ہو جاتی ہے۔ درد اور جلن تو پہلے ہی دن دور ہو جاتا ہے۔ در حقیقت اسم بامسمی ہے۔ ۶ خوراک عہ

نسوار
جملہ امراض دماغی کو مفید۔ درد سر۔ شقیقہ۔ سرخی چشم نزلہ۔ زکام چھیچھڑہ کے واسطے دوائی بے نظیر۔ فی پڑیہ ۸ غربا کو بتصدیق ۲۔ خرچ پر مفت۔

جادو کی گولی
جسم کے کسی حصہ میں بھی یا ریحی درد ہو۔ فی الفور ایک گولی کے کھانے سے کافور ہو جاتا ہے۔ فی گولی ۸۔ فی درجن عہ

حبوب بواسیر
جو لوگ اس مرض کا کلی دفعیہ ناممکن سمجھتے ہیں وہ ہماری حبوب کو ایکدفعہ ضرور آزمائیں۔ مسوں کی سوزش اور درد پہلے دن بند۔ اور ۲ دن میں فائدہ کلی ہوتا ہے۔ قیمت عہ

لگانیکی دوائی بواسیر
اس دوائی کے لگانے سے تین دن میں مسے خشک ہو کر خود بخود گر جاتے ہیں اور کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی اس کو اکسیر کہنا بیجا نہ ہوگا۔ قیمت سے۔

دوائی درد گردہ
درد کیسا ہی شدید ہو۔ ۱۵ منٹ میں دور ہوتا ہے۔ فی گولی ۸۔ فی درجن عہ۔

المشتہر خاکسار غلام احمد برکان منشی حسین بخش اپیل نویس بٹالہ ضلع گورداسپور ملک پنجاب

انمول موتی

گناہ ؟

گناہ کیا ہے ؟ اللہ تعالے کے احکام کی خلاف ورزی کرنا۔ خواہ اعتقادی طور پر خواہ عملی طور پر۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں ۔ کہ خدا تعالے کے عطا کردہ عطایا اور قوائے کو برمحل استعمال نہ کرنا بھی گناہ ہے۔

گناہ کیونکر پیدا ہوتا ہے ؟ اعمال اور افعال انسانی اعتقاد کے زیر کمانڈ ہیں۔ جو بات بیں دل میں من حیث الوصف جمی ہوئی ہو۔ اوس کا اثر بلا تکلف اعضاء پر پڑتا ہے۔ اور اُسی کے رنگ میں اعمال سرزد ہوتے ہیں ۔ مثلاً جس بچے کو معلوم ہو کہ پانی غرق کر دے گا۔ کیا ممکن ہے ۔ کہ وہ پانی میں چلا جاوے۔ یا جو آگ کو بھسم کر جانے والی چیز سمجھتا ہے۔ وہ اوس کی خوبصورتی پر مائل ہو کر کب اوس کے شعلے کو پکڑے گا؟ اسی طرح سے گناہ کے نتائج جب معلوم نہیں ہوتے ۔ یا انسان اپنی بناوٹ پر غور نہیں کرتا ۔ اور ہر عضو بدن کی ساخت کے منشاء کو نہیں سمجھتا ۔ تو گناہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر ایک گناہ سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا یہاں تک کہ اگر اللہ تعالے کا فضل بچانے والا نہ ہو ۔ تو گناہ سے محبت ہو جاتی ہے ۔ اور نیکی اور بدی میں تمیز کا مادہ سلب ہو جاتا ہے ۔

گناہ سے انسان کیونکر بچ سکتا ہے ؟ سب سے اول اور مقدم تو یہہ بات ہے ۔ کہ انسان گناہ کا علم پیدا کرے ۔ یعنے یہ اوسے معلوم ہو کہ گناہ ہے کیا چیز؟ پھر اوس کی برائی اور برے اثر اور نتیجے سے واقفیت ہو ۔ اس کے بعد خدا تعالے کی قدرت اور اوس کی نگرانی کا علم ہو ۔ کہ وہ حاضر ناظر خدا ہے ۔ اور پھر اوس سے شرم کرے ۔ اور یہہ یوں ہو سکتا ہے کہ جیسے ایک اپنے جیسے محتاج اور عاجز انسان سے شرم کرتا ہے ۔ اور اوس کے سامنے کوئی برا کام نہیں کرتا ۔ ویسا ہی خدا تعالے کے روبرو کرنے سے ڈرے اور شرم کرے ۔ پھر خدا تعالے کی نعمتوں کا خیال ہو ۔ اور اپنے لئے اون نعمتوں کی حاجت اور ضرورت کو محسوس کرے ۔ اور ساتھ ہی یہہ خیال کرے کہ اس گناہ سے وہ نعمتیں دور ہو کر مشکلات میں مبتلا ہو جاؤں گا ۔ پھر اپنی کمزوری پر نظر کرے ۔ کہ ذرا سے درد شکم پر اور باقاعدہ رفع حاجت نہ ہونے پر کیسا مضطرب اور بے چین ہو جاتا ہے ۔ اور اوس کے ساتھ ہی عذاب الٰہی کا خیال کرے ۔ کہ میں اوسے برداشت نہیں کر سکتا ۔ زاں بعد کمالات قدرت پر ایک وسیع نظر کرے ۔ تاکہ اوس سے محبت پیدا ہو ۔ اور محبوب کی خلاف ورزی نہ کرنے کا خیال پیدا ہو ۔ ایسی صورت میں اللہ تعالے کی دستگیری گناہ سے محفوظ رکھ سکتی ہے ۔

گناہ کا نتیجہ کیا ہوتا ہے ؟ تم خود سوچو ۔ کہ وہ نادان جو کان کو سننے کی بجائے منہ کے کام میں لگانا چاہے ۔ اور اوس میں نوالے ٹھونسے آخر تکلیف اٹھائیگا گناہ چونکہ قوائے کا (خواہ وہ خارجی ہوں یا باطنی) بد استعمال ہے ۔ اس لئے بہر صورت نتیجہ برا ہی ہوگا ۔ عزیز تھا ذلیل ہو جائے گا ۔ آزاد تھا ۔ دشمنوں کے پنجے میں اسیر ہوگا ۔ اس کی بات کا اثر جاتا رہے گا ۔ ہیبت نہ رہے گی ۔ محبوب اور عزیز چیز ہاتھ سے جاتی رہے گی ۔ سب سے بڑی آفت جو آئیگی ۔ وہ یہہ ہوگی کہ عبادت کی لذت نہ رہے گی ۔ اور پھر ایک گناہ دوسرے کو کھینچ لائے گا ۔ یہاں تک کہ گناہ اور نیکی میں تمیز ہی نہ کر سکے گا ۔ اور کانشنس شن ہو جاویگا۔

گناہ سے بچنے کا ایک مجرب نسخہ ؟ آنکھوں کو نیچا رکھنے کی عادت پیدا کرو! لوگوں کے مال اور شکلیں دیکھ کر حرص کو پیدا نہ ہونے دینا! سچ کی عادت بڑھاؤ حلال کھاؤ! امانت ۔ وفاداری اور خدا کے ساتھ ہونے کو محسوس کرے ۔ پیٹ اور شرم گاہ دونو پر قابو رکھو ۔ بدکاروں کی صحبت سے پرہیز کرو! اور کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب سے محبت نہ کرو۔

ان باتوں کے پابند ہو جاؤ گے ۔ تو اللہ کریم اپنے فضل سے گناہ جیسی گندی اور ہلاک کر دینے والی چیز سے بچا لے گا ۔ اللہ تعالے مجھے اور میرے **ذبیقہ رس** ناظرین کو اعمال صالحہ کی توفیق اور گناہ سے نفرت دے ۔ آمین ۔

تصحیح

میں پچھلے اشو کے ساتھ ایک ضمیمہ کے ذریعہ اپنے ناظرین کو اطلاع دے چکا ہوں ۔ کہ الحکم مؤرخہ ۶ - ۱۲ - اگست ۱۹۴۶ء میں بہ صفحہ ۱۴ - زیر عنوان "ایام الصلح" فارسی لباس میں جو کتاب مذکور کے شائع ہونے کا ذکر ہے ۔ وہ درست نہیں ۔ بلکہ کتاب مذکور عنقریب شائع ہو گی ۔

اس لئے میرے ناظرین اخبار خصوصاً اور دوسرے لوگ عموماً اس امر کا لحاظ رکھیں ۔ کہ کتاب مذکور کے شائع ہونے پر مکرر اعلان کیا جاوے گا ۔ ہاں یہ امر ضروری ہے ۔ کہ خریدار اپنی درخواستیں مہتمم مطبع ضیاء الاسلام قادیاں کے نام بہ اجازت وی پی پارسل بہت جلد روانہ کریں ۔ کیونکہ کتاب مذکور صرف سات سو طبع ہوئی ہے ۔ جس کا بہت بڑا حصہ ممالک غیر میں اشاعت پذیر ہوگا ۔ اس لئے جس قدر جلد درخواستیں آجاویں گی ۔ اون کی تعمیل مقدم اور ضرور سمجھی جاویگی ۔

قرآن کریم پر لطیف نوٹ

نمبر ششم

سورۃ البقر رکوع (۳)

اس رکوع میں اللہ کریم نے مندرجہ ذیل امور بیان فرمائے ہیں اور نہ صرف اونکو بیان ہی کیا بلکہ صحیفہ فطرت اور مشاہدہ قدرت کے نظائر پیش کرکے دلائل و براہین سے اونکو موکد فرمایا۔

اولاً۔ خدا تعالیٰ ہاں ایک خدا کی پرستش کی ہدائت فرمائی اور اس عبادت کی ضرورت پر قدرتی نظائر پیش کرکے ایک علمی رنگ کی دلیل دیتے ہوئے علوم ارضی اور سماوی کی طرف ایک لطیف پیرایہ میں توجہ دلائی۔ اور ضمناً ضرورت نبوت و الہام کی نظیر بھی بتلا دی۔

ثانیاً۔ ضرورت عبادۃ اللہ کے بعد چونکہ طرق عبادت و مرضی الہیہ کے معلوم کرنیکا ذریعہ صرف الہام الہی ہے جسکی اس رکوع کی پہلی آیتوں میں اجمالی طور پر ضرورت بتلائی اس لئے یہاں اثبات کلام الہی پر دلیل فرمائی۔ اور منکرین کلام پاک کو عذاب النار سے ڈرایا۔

ثالثاً۔ عبادت کی ضرورت کو تسلیم کرنے والوں اور پہر اوسکے طریقہ کی راہ الہام الہی یا کتاب اللہ پر ایمان لانے والوں اور سچے ایمان کے ثمرات اعمال صالحہ بجا لانے والوں کو جنت الخلد کا وعدہ جزاء کے طور پر دیا۔

رابعاً۔ مومنوں اور کافروں میں ایک امتیاز بتلایا۔ اور کفر اور ایمان کی حالت میں صدر انسان کا نقشہ دکھلایا کہ مومن کیونکر بشرح صدر سے اللہ تعالیٰ کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایمان لاتا ہے۔ (میرے مخدوم مولانا نورالدین صاحب سلمہ ربہ و ایدہ بروح الامین نے فرمایا ہے کہ نیکی سیکھنے کا اصول میں سے یہہ بھی ہے کہ "**چھوٹی چھوٹی باتوں کے ماننے کا عادی ہوتا**" میں اگر اسکو وسیع کرکے یوں کہوں کہ مومن کامل کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ ابتداً چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی ایمان لائے تو نامناسب نہیں۔ غرض اس رکوع میں کفر اور ایمان میں ایک لطیف امتیاز بتلایا ہے۔

خامساً و آخراً۔ منکرین پر اثبات وجود اللہ اور پہر کسی بے معنی وجود نہیں بلکہ خالق **ما فی السموات وما فی الارض** اور **بکل شیئ علیم** خدا کے وجود کا ثبوت دیکر حجت پوری کی ہے۔

میرے خیال میں اس رکوع کی تلخیص میں یہی پانچ امر ہیں جنکو استعارہ کے طور پر اس رکوع کے **پانچ عنصر** کہہ سکتا ہوں۔

سورۃ فاتحہ سے تعلق۔ اب اس سے پیشتر کہ میں حسب معمول آیات پر نوٹ لکہوں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس **رکوع** کو سورۃ فاتحہ سے جو مناسبت ہے اوسے بہی بیان کردوں **سورۃ البقر** ایک رنگ میں **سبع مثانی** کی تفسیر ہے بلکہ اگر اسکو بھی وسیع کیا جاوے تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ سورۃ البقر کا ہر ایک رکوع ایک جداگانہ طرز پر سورہ فاتحہ کی جزاً یا کلاً تفسیر ہے بہر حال اس رکوع کو سورۃ فاتحہ سے جو تعلق میرے خیال میں ہے اوسے ظاہر کرتا ہوں۔

(ا) سورۃ فاتحہ میں **ایاك نعبد** کی تعلیم سے پہلے واجب الاحترام اور قابل العبادت ہستی کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے چار صفات عظیمہ کا بیان فرمایا ہے کیوں؟ واجب العبادت تو وہی ہستی ہوسکتی ہے جو ہر حالت اور ہر وقت انسان کی کفیل۔ وکیل اور مربی ہو۔ اس لئے اس رکوع میں بھی **یاایھا الناس اعبدوا ربکم** کی تعلیم کو ملحوظ رکھکر ساتھ ہی **احسان الہی** یعنے **خلق** جو افضل ترین نعمت ہے ذکر کیا۔ بلکہ **ربکم** کا لفظ کہہ کر مادی تربیت کی ضرورت کی سیری کے سرچشمہ کو بیان کر دیا۔ اور پہر اگلی آیات میں **صفت الرحمن** کے منشاء کا اظہار فرمایا۔ اور جہاں **الرحمن** کی صفت کا فیضان عام جسمانی ضرورتوں کا کفیل ہے وہاں۔ روحانی پیاس کا **چشمہ** یعنے **الہام الہی** کا مژدہ سنایا اور پہر اوس پر دلیل فرمائی اور پہر **امر ثالث** کے ضمن میں جو اس رکوع کی تلخیص میں اوپر لکہ آیا ہوں اور جسکی توضیح ابھی آئیگی **وبشرالذین** الی الایۃ کہہ کر **الرحیم** کی تفسیر فرمائی اور **مالک یوم الدین** کی تشریح بھی ضمناً کردی۔

آؤ! اب ایک اور طرق پر میں اس رکوع میں **سورۃ فاتحہ** کے ایک حصہ کو دکھاؤں۔ ذرا غور سے دیکھو۔

تلخیص رکوع ہذا کے **امر اوّل** میں **عبادت الہی** کا نتیجہ فرمایا ہے **لعلکم تتقون** ہر ایک دکھہ سے نجات یا یہہ کہو کہ ہر ایک سکھہ سے متمتع ہونا۔ چونکہ عبادت الہی ذریعہ ہے **تتقون** یا حصول سکھہ کا پس اس رکوع کے شروع میں جہاں ایک طرف **اللہ - الرب - الرحمن الرحیم** کی فلاسفی بتلائی وہاں **انعمت علیھم** کی راہ بھی بتلا دی یا یہہ کہو کہ **اھدنا الصراط المستقیم** کی تفسیر کردی اور بتلا دیا کہ **اھدنا الصراط المستقیم** میں صراط سے کیا مراد ہے جسکی توضیح **اعبدوا** کے لفظ میں ہے اور یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اسی امر اول میں **انعمت علیھم** کا ذریعہ بتلایا ہے۔

اور فلاتجعلوا للہ انداداً کے ضمن میں زمرہ **مضلین** کی توضیح اجمالاً اور امر رابع میں تفصیلاً بیان فرمائی۔ اور آخر میں عاجز انسان کو خدا بنانے والوں پر حجت پوری کرتے ہوئے **ھوالذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً** کہہ کر اونکی اور بھی صراحت کردی۔

اور نشانات الہیہ کو جھٹلانے والے اور باوجود حجت کے پورا ہو جانے اور عاجز آنے والوں کو جہاں عذاب النار سے ڈرایا وہاں

ایک لطیف پیرایہ میں **مغضوب** فرقہ کی صراحت فرمائی۔

تلخیص کے بعد اور سورۃ الفاتحہ سے تعلق ظاہر کر دینے کے بعد حسب معمول نوٹ لکہتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ میرے معزز اور **دقیقہ رس** ناظرین اگر قرآن کریم پر ان **نوٹس** کو سامنے رکھ کر اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے خلوص دل سے تدبر فرماویں گے تو اونکو ایک فائدہ عظیم پہونچیگا۔ اور ساتھہ ہی میں اپنے ناظرین سے التماس کرنی چاہتا ہوں کہ وہ اپنے ایک ناچیز خدمتگذار کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ سچے خلوص سے اوسے **قرآنی خدمت** سے بہرہ اندوز کرے آمین **یاایھا الناس**۔ **الناس** کی بابت کہا جاتا ہے کہ یہہ لفظ یا تو نسیان سے مشتق ہے یا **انس** سے مگر میرے مخدوم امام ہمام و علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا تہا کہ **انس** کا لفظ اپنی حیثیت میں ظاہر کرتا ہے کہ انسان وہ ہوتا ہے جسمیں دو انس ہوں ایک انس اللہ تعالیٰ کی پاک جناب سے اور دوسرا انس اسکی مخلوق سے جسمیں وہ انس موجود ہوں وہ انسان ہے چنانچہ **بشر** کا لفظ بھی اسکی تصدیق کرتا ہے اور بشر کے معنے میں حضرت اقدس نے فرمایا ہے بشر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے اور اسکی مخلوق سے تام تعلق رکھے۔

آں را بشر بدانم کز ہر شرے رہیدہ

یاایھا الناس اعبدوا ربکم الذین خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون

سنو! اے اللہ تعالیٰ اور پہر باہمی محبت اور موانست کے لئے بنائے ہوئے لوگو! اپنے اس **مربی** کی عبادت کرو جسنے تمکو اور نہ صرف تمکو بلکہ تمہارے اباو اجداد اور اون سب کو جو تم سے پہلے ہو گذرے ہیں افضل ترین نعمت (خلق) سے بہرہ ور کیا۔ یہہ عبادت تمہارے لئے دکھوں سے رستگاری کا موجب ہو جاوے گی۔ اور تم سکھہ پاؤ گے۔

اعبدوا یعنے عبادت کرو۔ فرمانبرداری کرو۔ عبادۃ سے مراد **توحید** ہے اور توحید کے تین جزو ہیں۔

(**الف**) توحید الربوبیۃ (ب) توحید الاسماء (ج) توحید الافعال۔ عبادۃ اسم جامع ہے جس میں وہ تمام معتقدات۔ اقوال اور اعمال مرکوز ہیں جو اللہ کریم کو عزیز ہیں تجرید متابعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی توحید الافعال والاعمال کے ضمن میں آتی ہے **من یطع الرسول فقد اطاع اللہ** وارد ہے اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ حیثیت رسول اللہ ہونی چاہیے۔

غرض خوف۔ رجا۔ رغبت۔ اخلاص۔ دعا سب اللہ تعالیٰ ہی سے ہو کیوں ہو؟

ربکم وہ تمہارا **رب** ہے۔

تربیت کے معنی ہیں کسی شے کو اوسکی استعداد کیموافق کمال تک پہونچانا۔ چونکہ ابتداء سے یعنے گہوارہ سے لیکر گور تک اور اوسکے بعد بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے انسان کو کمال کی ضرورت ہے کیونکہ ذرات جو عالم صغیر کہلاتے ہیں وہ ہمیشہ ایک حالت میں نہیں رہتے پس تربیت کی ضرورت ہر حال میں لاحق رہتی ہے۔ پہر تم ہی بتلاؤ کہ کیا نادان ہے وہ انسان جو ایسے محسن و مربی کی فرمانبرداری نکرے جسکی ہر حال اور ہر وقت ضرورت ہے۔

<u>**اب اور رب پر ایک لطیفہ**</u> **عیسائی** اور **آریہ** بڑے ناز اور فخر سے کہا کرتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کو **خدا باپ** کہکر پکارتے ہیں اور اس سے بڑہ کر عظمت کا دوسرا لفظ نہیں۔ کاش یہہ نادان **زبان** کی خوبیوں سے واقف ہوتے **اب** کا لفظ وسیع المعنی نہیں باپکا تعلق بچے سے ایک خاص وقت کے لئے خاص حد تک ہوتا ہے۔ بلکہ باپ سے زیادہ محبت اور تعلق **ماں** کو بچے سے ہوتا ہے غالباً اسی وجہ کو پیش نظر رکھ کر برہمو لوگ خدا کو **ماں** کہتے ہیں۔

مگر **رب** کی ضرورت اور تعلق ہر حال اور ہر طبقہ میں لاحق حال رہتا ہے پہر انصاف تو کرو کہ **اسلام** نے **رب** کا لفظ استعمال کرکے اپنے عالمگیر ہونے کا ثبوت دیا اور خدا تعالیٰ کی **صفات کے** راز کو سمجھا اور سمجھایا "یہ خدا باپ" پر ناز کرنے **والے** آریوں اور عیسائیوں نے **خلق الانسان** ابد الاباد کے لئے ہے کیونکہ تمام سکھہ وجود ہی کے لئے ہیں پس **ربکم** کا لفظ کیا لطیف اور موزون طریق پر استعمال ہوا ہے انسانی وجود ابد الاباد کے لئے ہے اور اوسے کمال کی ضرورت اور تربیت کی حاجت ہر حال میں ہے اسلئے **ربکم** کی فرمانبرداری کی ہدایت فرمائی۔

<u>**فرمانبرداری کا ذریعہ کیا ہے**</u> چونکہ فرمانبرداری کیلئے دو باتوں کا ہونا ضروری ہے اول احسانات الٰہی کا یاد کرنا دوم اونکا ذکر اول الذکر سے ایمان بڑہتا ہے اور ثانی الذکر سے محبت میں ترقی ہوتی ہے پس اس مقام پر اولاً **ربکم** کا لفظ بیان فرما کر اون تمام احسانات کو جو ابد الاباد تک انسان پر ہوتے ہیں بہت مجموعی بیان فرمایا۔ اور پہر اونکی مختصر سی صراحت **الذی خلقکم** کہکر کردی۔ اور پہر اوسکو اور بھی واضح اور وسیع کرنے کے لئے یہہ فرمایا کہ دیکھو تمکو ہی پیدا نہیں کیا تم پر ہی یہہ افضل ترین نعمت کا انعام نہیں کیا بلکہ تم سے پہلے بھی یعنے تمہارے اباو اجداد اور غیر کو بھی اوسنے ہی پیدا کیا اور پالا پوسا اس مقام پر ذرا گہری نظر سے غور کرنے سے کیا صاف واضح ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ سے **خالق** اور **رب** چلا آیا ہے اور ابد الاباد تک جائیگا۔ اوسکا نہ انتہا ہے نہ ابتداء۔ ربکم کے بعد **خلقکم** کے بیان کرنے میں یہہ لطیفہ معلوم ہوتا ہے کہ **خلق** کے ساتھہ ہی **ربوبیت** اور **تربیت** کی ضرورت ہے۔ ربوبیت کے بطن سے **خلق** ہی نکلتی ہے۔ یا یہ کہو کہ **خلق** ہی ربوبیت کا ہی نتیجہ ہے **خلق** کے معنے اگر خارجی وجود اختیار کرنا ہے اور علمی وجود سے آنا ہو تو دیکھو علمی وجود کا کمال ہے خارجی وجود یہاں بہی **رب** ہی کی ضرورت پڑی سبحان اللہ کیا لطیف کلام اور نظام ہے (**اللھم صل علی محمد و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین**)

لعلکم تتقون+ اس عبادت اور فرمانبرداری کا نتیجہ ہوگا کہ تم سکھہ پاؤ گے اور دکھوں سے مخلصی حاصل کروگے سوچو اور بلندی نظری سے کام لو۔ قرآن کریم کی علت غائی کیا ہے؟ **ھدی للمتقین**۔ متقی کون ہیں جو **یؤمنون بالغیب** وغیرہ الی الآتہ کے ذیل میں ہیں۔ ایمان یا اتقا کا ذریعہ کیا ہے؟

اعبدوا ربکم۔ اسکا نتیجہ کیا ہے ابدی سکھہ

(باقی آئندہ)

(ایڈیٹر)

کمیونی کیٹڈ (مضامین غیر)

شیخ بٹالوی کے کفرنامہ کی پردہ دری

مجھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری شیخی اڑ گئی جھڑ جھڑی دو گھڑی کے بعد

ذیل میں ہم ایک خدا ترس منصف مزاج اور حق کے لئے غیرت کھانے والے بالغ خرد مخدوم کا ایک مضمون درج کرتے ہیں۔ جو ایک خط و کتابت پر بطور ریمارک کے ہے۔ اس کو پڑھ کر بہت سے خدا ترس نور اور ہدایت اور ظلمت اور غوایت کی راہوں میں تمیز کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔ اور عام طور پر پبلک کو معلوم ہو جائے گا کہ ایک جبیر جوادہ بنی نوع انسان اور حامی دین متین کی نسبت تکفیر نامہ میں کسی قدر ظلم و زور سے کام لیا گیا ہے۔ (ایڈیٹر)

فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون۔ س ۱۔

پھٹکار اُن لوگوں پر جو اپنی ہوائے نفسانی اور جعل و فریب کی بنا پر تحریریں کرتے اور فتوے گھڑتے ہیں۔ اور جھوٹے یہہ کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالے کی طرف سے ہیں۔ یعنی اس کے کلام سے مستند اور مؤید اور بالکل صحت نیت اور راستی پر مبنی ہیں۔ اس بے ایمانی سے غرض اتنی ہے۔ کہ دنیا مل جائے۔ سو پھٹکار ایسی تحریروں اور فتووں پر اور صد لعنت ایسی کمائی پر۔

جیسے کتاب اللہ نے سورۂ بقر میں یہود کے معائب بیان کرکے یہہ اشارہ کیا تھا۔ کہ ملت اسلام پر بھی ایک وقت آنے والا ہے۔ کہ اکثر اُن میں سے یہود کے نقش قدم پر چلنے والے ہو جائیں گے قرآن کریم کے حامل اور مفسر ہمارے سید و مولی (صلوات اللہ علیہ وسلامہ) کے کلام سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ حدیث لتتبعن سنن من قبلکم الخ اس کی گواہ ہے۔ جھوٹی تحریریں کرنا اور جعلی فتوے گھڑنا اور پھر خدا تعالے کی طرف منسوب کرنا آسان کام نہیں۔ ایک راست باز کی روح تصور سے کانپ اٹھتی ہے۔

انسانیت قطعاً مسخ ہو جائے۔ ضمیر اندر ہی اندر سرے سے مر جائے۔ اور یوم الدین پر مطلقاً ایمان نہ رہے۔ تو ایسی بے حیائی اور بے باکی کا کوئی مرتکب ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی کتاب سے اس مہلک بیماری کی اصل حسد اور بغی اور تکبر معلوم ہوتا ہے۔ نفسانیت اور تکبر کا فرزند اپنے جاہ و مرتبہ کے قائم رکھنے اور انسے زوال سے محفوظ کرنے کے لئے سب ہی کچھہ کر گزرتا ہے۔ علمائے یہود کو یہی بلا پیش آئی تھی جب کسی نے مبعوث و مجدد ہونے کا دعوی کیا انہوں نے جھوٹی تحریروں اور جعلی فتووں سے اسکے بازار سرد کرنے کی کوشش کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد یہ مرض ان میں عادات راسخہ کی طرح مزمن ہو گیا۔ اسی ناپاک عادت نے انہیں حضرت مسیح علیہ السلام جیسے مکمل انسان خدا کے مقبول بندے کے انکار کا مجرم بنایا اور بالآخر اسی منحوس علت نے خاتم النبیین رحمۃ للعالمین (صلوات اللہ علیہ وسلامہ) کی تکذیب و تکفیر سے ابدی لعنت کا مستوجب انہیں ٹھہرایا۔ غرض پہلے جتنے قوم میں متقی اور شیخ المشائخ اور شیخ الکل اور مولانا اور بالفضل اولینا بنے بیٹھے ہوئے جو کوئی نہ کوئی مجدد آنمودار ہوا۔ دل کے کھوٹوں۔ ریاء کے پتلوں اور نفاق و سُمعت کے فرزندوں کو یہ توفیق کہاں کہ اپنے اندر ذرا گردن جھکا کر دیکھہ لیں۔ کہ درحقیقت ہم اس خطاب اور اس منصب کے لائق نہیں جسے غصب کئے بیٹھے ہیں۔ کر پس دعوی سنتے ہی آتش حسد سے جل بھن کباب ہو گئے۔ اور پھر اُس جوش جنون میں جو نہ کرنا تھا۔ وہ کر گذرے۔ اور جو نہ کہنا تھا وہ کہہ گذرے۔

ہمارے زمانہ میں بھی یہی واقعات پیش آئے۔ جھوٹی ملمع اور جعل سازی کی گدیاں۔ کہیں خرساق اولیاؤں کا تکیہ۔ کہیں شیخ الکل کا دائرہ۔ کہیں شیخ بٹالہ مولانا ابوسعید بنا ہوا۔ اور کہیں کوئی حضرت جامع کمالات صوری و معنوی کہلاتا۔ اتنے میں ان میں سے اُن ہی کے جانے پہچانے ہوؤں سے ایک شخص نے دعوے کیا۔ کہ سچا متقی اور حقانی راست باز میں ہوں۔ خدا نے آسمان سے زمین پر نگاہ کی دیکھا۔ کہ ایک دل بھی نہیں۔ جو اخلاص سے اُس کا پرستار ہو۔ اُس نے مجھے بھیجا۔ کہ میں اندھوں کی آنکھیں کھولوں۔ مبروصوں کو چنگا کروں۔ اور وہ جو قبروں میں مرے پڑے ہیں انہیں نئے سر سے زندہ کروں۔ اور علمائے سوء کی چھپی ہوئی حرام کاریاں اور حرام خوریاں طشت از بام کروں۔ اگر شرم و حیا ہوتی اور ذرہ بھر بھی خدا تعالے کا خوف ہوتا۔ تو خود ان کے اپنے آپ داعی مبعوث کی صداقت اور ضرورت کے گواہ ہو کر اُنہیں اس کے پاؤں میں گرنے پر مجبور کرتے۔ یہہ لوگ جیسے اپنے آپ سے اپنی چھپی ہوئی کارسازیوں سے واقف تھے۔ دوسرے ہم جنسوں کے کرتوت کو بھی تو خوب جانتے تھے۔ آسان بات ہے۔ پچاس بھلے مانس واقف کار نامی گرامی مستند ان ہی میں سے قسم تو کھائیں۔ لاہور کے

ہوں - یا سیالکوٹ کے - کہ وہ مخنث فطرت کھبڑا متقی - صالح اور فسق و فجور سے پاک صاف ہے - اور اُس کی آنکھ اور کان اور زبان اور دل متجر بنہؑ خدا تعالے کے دین کے وفادار خدمت گزار ہیں - میں یقیناً جانتا ہوں - کہ ہرگز قسم نہ کھائیں گے - اس لئے کہ اُن کے دل اُن کو اندر ہی اندر شرمندہ کرتے ہیں - افسوس یہہ ہیں - آج کل اُن کے واعظ اور یہہ ہیں - اُن کے سننے والے - غرض موزون وقت اور مناسب زمانہ تھا - اور قرائن صاف اور واضح تھے - کہ یہہ لوگ مامور من اللہ کی دعوت کو قبول کرتے -

مگر افسوس ان میں سے ایک آتش نزاد نے حسد و بغی کا وہی ہنگامہ گرم کر دکھایا جو ہر ایک راست باز کے وقت میں ایسے ناعاقبت اندیش حیلہ باز کے کرتبوں سے برپا ہوا کرتا ہے - شیخ بٹالوی نے خدا جانے اپنے دل میں کیا کیا سوچا اور کیا کیا سودائے خام پکایا ہوگا - کہ وہ قوم اور ملت میں مقتدا اور مشاراً الیہ بن جائے گا - مگر آخر کار نتائج افعال نے دکھا دیا - کہ اب وہ کس نار حسرت کا ہیزم بن رہا ہے - کاش یہ بیچارہ شیطنت کے فنون اور نادرہ کاریوں میں ہی مشاق ہوتا - جب بھی کچھ نہ کچھ نام ہی پیدا کر لیتا - اُس روز جب اُس نے بڑے زور سے جناب خلیفۃ اللہ فی ارض اللہ (سلام اللہ علیہ و برکاتہ) کی نسبت کہا تھا - کہ میں نے ہی اسے اونچا کیا تھا - اور میں ہی اسے نیچے گراؤں گا - میرے دل میں گذرا تھا - کہ ممکن ہے - کہ اس جلد باز پست فطرت نے اپنے مورث اعلے کے صفات سے کچھ حصہ لے لیا ہو - اور اس لئے آدم کے مقابلہ میں قابل دید کرتب اور فن دکھائے گا - مگر آخر کار مجھے افسوس کے ساتھ اپنی فراست کی غلطی کا قائل ہونا پڑا ہے - اور میں اعتراف کرتا ہوں - کہ **الحق** میں نے **آدمؑ و ابلیس** کے مضمون میں جو اس شخص کو ابلیس کے لقب سے نامزد اور مفتخر کیا تھا - درحقیقت ہماری غلطی تھی - کہ ہم نے ایک نااہل کو ایسے لقب کا مستحق سمجھا - ابلیس کے اعتراضات و نکتہ چینیاں وہ ہیں کہ کتاب الٰہی کو اُن کی تردید و قلع و قمع اور اپنے اندر نقل کرنے کی طرف متوجہ ہونا پڑا - مگر اس نادان کی نکتہ چینی جو اس کے نامۂ سیاہ (اشاعہ) میں درج ہے - کوئی بتائے تو کسی عقل مند کی ادنیٰ توجہ کے بھی قابل ہے - حضرت آدم خلیفۃ اللہ (علیہ سلام اللہ و برکاتہ) جو اسکی بے وقوفیوں کی پردہ دری کی طرف متوجہ ہوئے - اس لئے نہیں - کہ درحقیقت اُن میں کوئی متانت اور خوبی اور اغوائے عقلا کا کوئی مضبوط مادہ تھا - حضرت آدم صفی اللہ نے اس توجہ سے اُن عوام الناس پر کرم اور رحم فرمایا ہے - جو بصیرت اور تمیز کی بہت ہی تھوڑی قوت رکھتے ہیں -

بہت بڑی تدبیر صراط مستقیم سے لوگوں کو بہکانے کی جو اس ناعاقبت اندیش نے سوچی تکفیر کا فتوے تیار کرنا تھا - خلیفۃ اللہ کے علم و فضل اور اپنی نالائقی اور کم مائیگی کے شعور نے اسے اس تجویز پر مائل کیا - کہ یوں اس میدان مقابلہ کی بہت سی مشکلات سے چھوٹ جائے گا - مگر جھوٹ اور جعل بنانے کو بھی تو عقل چاہیئے - نادان ناعاقبت اندیش اس میں بھی بودا اور کچا ہی نکلا - جھوٹے فرضی نام تراشے اور بے خبر اور معصوم الفطرت اور سادہ علمار کو اس طومار شیطانی میں مکفرین کے زمرہ میں داخل کیا -

بعضوں نے اُس نامعقول حرکت سے اطلاع پانے کے بعد ہزار جان سے اُس فعل بد پر تبرا کیا - اور بعض نے حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی خدمت میں معافی نامے لکھے - اور اُس دجل سے اپنی ناواقفیت کا عذر کیا - اس حرکت بے جا سے شیخ بطال نے صاف صاف دکھا دیا - کہ حقیقت میں آپ کو عدو آدمؑ کی مسند پر جلوس فرما ہونے کی ذرا بھی صلاحیت نہیں -

ہاں اُن کمینہ خصال پست فطرت دنی ہمت یہود کے رشتہ برادری میں منسلک ہونے کے آپ قابل ضرور ہیں - جن کی شان میں آیا ہے - **فویل للذین الآیہ** -

اس وقت ہمارا یہہ مطلب نہیں - کہ فتوے تکفیر کی پوری قلعی کھولیں - اور اُس ناپاک مکر و زور کی دلق کے بخیے اُدھیڑیں - اُس کا ذمہ ہمارے پیارے دوست **مرزا خدا بخش** صاحب نے اٹھایا ہے - وہ اُن تمام لوگوں کے نام جمع کر رہے ہیں - جن کی طرف سے معذرت نامے آئے - اور صدق دل سے اُنہوں نے خدا کی جناب میں استغفار کئے - اور بعض نے اُن میں سے محض اپنی لاعلمی اور بے خبری بتائی - اور آخر اس راز کو کھولا - کہ کیونکر وہ ناشدنی فتوے اُن کے نام کی طرف منسوب کیا گیا -

بالفعل ہم ایک خط و کتابت شائع کرتے ہیں - جو ہمارے مکرم و عزیز دوست شیخ کرم الٰہی صاحب ریکارڈ کیپر پٹیالہ - اور جناب مولوی عبد العزیز صاحب محدث پٹیالہ کے درمیان ہوئی ہے - جناب مکرم مولوی صاحب موصوف کا خط امید ہے - بہت سے خدا ترسوں کی عبرت کا باعث اور شیخ بطال کی دیانت و امانت کا خوب ہی پردہ بر انداز ہوگا - اور وہ یہہ ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول جناب مولینا و بالفضل اولینا جناب مولوی عبد العزیز صاحب زاد عنایتکم -

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - مجھے اس تکفیر نامہ کے دیکھنے کا اتفاق ہوا - کہ جو

شیخ محمد حسین بٹالوی اڈیٹر اشاعۃ السنہ نے اپنے اشاعۃ السنہ میں بہ حق جناب حامیٔ اسلام میرزا غلام احمد صاحب قادیانی شائع کیا تھا۔ اس اپنے تکفیر نامہ میں شیخ صاحب مذکور نے آپ کا اسم گرامی بھی بہ مد مکفرین تحریر کیا ہے۔

نظر اول میں تو میرا خیال اس طرف منتقل نہ ہوا۔ کہ یہہ آپ کا نام نامی ہے۔ مگر ایک شخص کے بتلانے پر یہہ معلوم ہوا۔ کہ آپکا ہی اسم سامی ہے۔ نہ صرف یہی مجھے معلوم ہوا۔ کہ آپ کا اسم گرامی ہے۔ بلکہ یہہ بھی معلوم ہوا۔ کہ آپ سے دھوکھہ سے بعض صاحبوں نے ایسا کرایا ہے۔

مگر پھر بھی میرا استعجاب کم نہ ہوا۔ کیونکہ میں ایک عرصہ سے آپ کے علم و فضل اور آپ کی اُس طرز زندگی سے واقف ہوں۔ کہ جو مرنجاں مرنج کی مصداق ہے۔ اور قطع نظر اس کے آپ کی علمی تبحّر اور آپ کی فضیلت نے کس طرح آپ کو یہہ موقعہ دیا۔ کہ آپنے ایسے شخص کی نسبت تکفیر کی مُہر لگائی۔

میں نہائت ادب سے ملتجی ہوں۔ کہ اس راز سربستہ سے مجھے مطلع فرماویں۔ کہ یہہ کیا بات اور اس کی اصلیت کیا ہے۔ زیادہ نیاز۔

آپ کا نیاز مند
شیخ کرم الٰہی ریکارڈ کلرک پٹیالہ
مؤرخہ ۱۵ جون ۱۸۹۸ء

عزیز از جان من۔

دعاء و سلام کے بعد واضح ہو۔ تم کو معلوم ہے۔ کہ تین چار ماہ تک میری نظر بند رہی تھی۔ اور لکھنے اور پڑھنے سے مجبور تھا۔

اونہی ایام میں ایک روز مولوی محمد اسحاق صاحب مجمع کے ساتھ میرے مکان پر تشریف لائے اور بیان کیا کہ مرزا صاحب کی تکفیر کے لئے مصالح جمع کیا ہے۔ یعنے چند کلمات اون کی تحریروں سے انتخاب کئے ہیں۔ اور اون پر یہہ فتوے لکھا گیا ہے۔ کہ یہہ کلمات خلاف شرع اور کفر کے کلمہ ہیں۔ قائل اون کا کافر ہے۔ اور علماء نے تو مہریں کر دی ہیں۔ تم اپنی مہر کر دو۔

مینے اون سے معافی مانگی۔ اور کتنے عذر پیش کئے۔ جو ذیل میں درج ہیں۔

(۱) آپ جانتے ہیں۔ کہ میں آج کل کے علما کی بحثوں سے بالکل کنارہ کش ہوں

(۲) مرزا صاحب کی تحریریں جو تائید مذہب اسلام اور ثبوت حقیت اسلام اور قرآن شریف کی برکات اور صداقت کے باب میں کتاب براہین احمدیہ وغیرہ اپنی تصانیف میں انہوں نے لکھی ہیں۔ میری نظر سے گذر چکی ہیں۔ اور مرزا صاحب کسی رکن اسلام کے منکر نہیں۔ بلکہ اون کی حقیت کے ثبوت میں زور دے رہے ہیں۔ اور بارہا حلفاً یہہ لکھ چکے ہیں۔ کہ صرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی بدولت اور قرآن کی برکت سے مجھ کو خداوند کریم نے یہہ ہمت عطا فرمائی ہے۔ کہ اسلام اور قرآن شریف کی حقیت دنیا پر ظاہر کردوں۔ اور جس شخص کو کسی طرح کا اعتراض بہ نسبت اسلام اور قرآن کے ہو۔ وہ مجھ سے جواب شافی لے۔ دس ہزار کا اشتہار اسی امر کے لئے اونہوں نے مشتہر کیا تھا۔

(۳) آپ جو بیان کرتے ہیں۔ کہ آج کل جو جدید تصنیفات اون کی مشتہر ہوئی ہیں۔ اون میں یہہ کلمات لکھے ہیں۔ مینے جواب دیا کہ میں اگر نظر سے مجبور نہ ہوتا۔ تو اون تحریروں کو جن میں یہہ کلمات لکھے ہیں۔ غور سے دیکھتا۔ سیاق اور سباق پر خوب فکر کرتا۔ تب ان کلمات کی نسبت کچھ اپنی رائے ظاہر کرتا۔ تو کچھ مضائقہ نہ تھا۔ بدوں دیکھے اور پڑھنے کے کیا کہہ سکتا ہوں۔

جب اونہوں نے یہہ معلوم کیا۔ کہ مرزا صاحب کی تکفیر پر یہہ کسی طرح مہر نہ کرے گا۔ تب یہ سوال پیش کیا۔ کہ اچھا مرزا صاحب کا ذکر جانے دو۔ اون کے کفر یا عدم کفر سے کچھ بحث نہیں اس کا جواب دو۔ کہ یہہ کلمات اپنے ظاہری معنوں سے خلاف شرع اور موہم کفر ہیں۔ یا نہیں۔ جب بحث بہت شروع ہوئی۔ اور مجھ کو پیچھا چھوڑانا مشکل ہوا۔ تب مجبور ہو کر یہہ اجازت دی۔ کہ صرف یہہ عبارت لکھ کر کہ (یہہ کلمات اپنے ظاہری معنوں سے خلاف شرع معلوم ہوتے ہیں۔) اوس کے نیچے مہر کردو۔

مرزا صاحب کی تکفیر کے باب میں میں ہرگز متفق نہیں۔ اون کی نسبت مجھ کو یہہ امید ہے۔ کہ اونہوں نے نیک نیت سے لکھے ہوں۔ اور کوئی تاویل اون کے ذہن میں ہوگی۔ جو ہماری سمجھ میں اس وقت تک نہیں آئی۔ اون کے کفر کے فتوی پر میری مہر ہرگز نہ کرنا۔ اونہوں اقرار کیا کہ صرف اسی عبارت پر مہر کریں گے۔ اور کفر کا فتوے تو اب تک لکھا بھی نہیں گیا۔ اس سے بعد میں تو رخصت ہو کر گھر میں چلا گیا پھر مجھ کو معلوم نہیں۔ کہ مہر کی یا نہیں کی۔ اور کی تو کس عبارت پر کی۔ اور نہ آج تک کبھی مجھ سے اس بارہ میں کچھ ذکر کیا۔

مجھ سے جب کبھی کسی صاحب نے یہہ ذکر کیا۔ کہ مرزا صاحب کی تکفیر پر تمہاری مہر ہے۔ تو مینے صاف انکار کیا۔ کیونکہ مجھ کو تو اپنے جواب مذکورہ بالا پر جو مولوی محمد اسحاق صاحب کو دیا تھا۔ پورا بھروسہ تھا۔

حاصل یہہ کہ اگر فتوے پر فی الواقع میری مہر ہے۔ تو میری بلا اجازت کسی صاحب نے کر لی ہوگی۔ مجھ کو ہرگز اس کا علم نہیں۔ میری اور وزیر صاحب مرحوم کی ہمیشہ سے یہی رائے رہی ہے۔ اور اب بھی یہی رائے ہے۔ کہ مرزا صاحب کی تکفیر

کا مقدمہ کیا بیہودہ علماء نے اٹھایا ہے۔ ناحق اسلام میں ایک فتنہ برپا کردیا ہے۔ اسلام اور قرآن کی حقیت جس زور سے مرزا صاحب ثابت کر رہے ہیں۔ اوس کا مشکور ہونا چاہئے۔ نہ کہ ایسے شخص کے کفر پر زور دینا چاہیے۔ فقط۔

وَاللّٰهُ يَهْدِيْ اِلٰى سَوَاءِ السَّبِيْلِ - وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاءُ -

عبدالعزیز عفی عنہ۔

دارالامان میں ۲۴ اگست کی شام

بعد مغرب حسب معمول حضرت اقدس مسجد ہی میں تشریف فرما تھے۔ حضور نے پوچھا کہ یہہ موجودہ فلسفہ اکثر طبیعتوں میں بے دینی کیوں پیدا کردیتا ہے۔" ماسٹر غلام محمدؐ صاحب سیالکوٹی نے کہا۔ کہ در اصل جو طبیعتیں پہلے ہی سے بے دینی کی طرف مائل ہوتی ہیں۔ وہی اوس سے اثر پذیر ہوتی ہیں۔ ورنہ اکثر پڑھے ہوئے فلاسفر مزاج پادری اپنے مذہب میں پکے ہوتے ہیں۔"

اس پر جناب مولانا مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا۔ کہ آج درس قرآن کریم میں یہہ سوال ہوا تھا۔ کہ قرآن میں کہیں تو بے دین لوگوں کے دین کو لہو ولعب سمجھنے کا ذکر ہے۔ اور کہیں لعب کو لہو پر مقدم کیا ہے میںنے یہی بتلایا تھا۔ کہ "دو ہی گروہ دنیا میں ہیں۔ ایک تو وہ جو دین کو بالکل بے حقیقت سمجھتے ہیں۔ اون کا انجام یہہ ہوتا ہے۔ کہ آخر وہ دینی باتوں کو کھیل سمجھنے لگتے ہیں۔ اور ایک وہ ہے۔ جو سوسائٹی کے خیال سے کھیل اور تفریح کے طور پر دین کو سمجھتے ہیں۔ وہ آخر میں اوسے بالکل بے حقیقت سمجھنے لگتے ہیں۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ان باتوں پر غور کرنے کے بعد افسوس کے ساتھ ذہن دوسری طرف منتقل ہوجاتا ہے۔ کہ ایک طرف تو یہہ پادری لوگ کالجوں اور سکولوں میں فلسفہ اور منطق پڑھاتے ہیں۔ دوسری طرف مسیح کو ابن اللہ اور اللہ مانتے ہیں۔ اور تثلیث وغیرہ عقائد کے قائل ہیں۔ جو سمجھ ہی میں نہیں آتا۔ کہ کیونکر اس کو فلاسفہ سے مطابق کرتے ہیں انگریزی منطق کی بنا تو منطق استقرائی ہی پر ہے۔ پھر یہہ کون سا استقراء ہے۔ کہ یسوع ابن اللہ ہے۔ کون سی شکل پیدا کرتے ہوں گے۔ یہی ہوگا۔ کہ مثلاً اس قسم کے خواص جن لوگوں کے اندر ہوں۔ وہ خدا یا خدا کے بیٹے ہوتے ہیں۔ اور مسیح میں یہہ خواص تھے۔ پس وہ بھی خدا یا خدا کا بیٹا تھا۔ اس سے تو کثرت لازم آتی ہے۔ جو محال مطلق ہے۔ میں تو جب اس پر غور کرتا ہوں۔ حیرت بڑھتی ہی جاتی ہے۔ نہیں معلوم یہہ لوگ کیوں نہیں سوچتے۔

اسلام کے پاک اصول ایسے نہیں ہیں۔ کہ فلسفہ یا استقراء کی محک پر بھی کامل العیار ثابت نہ ہوں۔ بلکہ میںنے بارہا غور کی ہے۔ کہ قرآن کریم کی نسبت جو آیا ہے۔ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ○ س ۲۷ - یہہ کتاب مکنون زمین اور آسمان کی چھپی ہوئی کتاب ہے جس کے پڑھنے پر ہر شخص قادر نہیں ہو سکتا۔ اور قرآن کریم اسی کتاب کا آئینہ ہے۔ اور قرآن نے وہی خدا دکھایا ہے۔ جس پر آسمان وزمین شہادت دیتے ہیں۔ مگر یہہ اُنیس سو برس کا تراشا ہوا جعلی مردہ خدا کس سند اور شہادت پر خدا بنایا گیا ہے۔ پس یہہ اسلام ہی کی خوبی اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی فخر ہے۔ کہ وہ ایسا دین لے کر آئے۔ کہ جو ہمیشہ سے ہے۔ اور جس کی تعلیم زمین اور آسمان کے اوراق میں بھی واضح طور پر موجود ہے۔"

دارالامان میں ۲۵ اگست کی صبح

آج رات کے آخری حصہ میں بہت خفیف سا تقاطر شروع ہو گیا۔ اس لئے نماز فجر معمولی وقت سے کسی قدر دیر سے ہوئی۔ بعد نماز فجر حضرت اقدس (جیسا حضور کا دستور ہے۔ کہ گاہے گاہے بیٹھ جایا کرتے ہیں) بیٹھ گئے۔ باہر سے آئے ہوئے احباب میں سے سیالکوٹ کے چند احباب مثل ماسٹر غلام محمد صاحب و ماسٹر قائم الدین بی اے۔ و حکیم حسام الدین صاحب اور ایسا ہی کلانور سے جناب مرزا نیاز بیگ صاحب سابق ضلع دار نہر و مرزا رسول بیگ صاحب خلف مرزا صاحب موصوف اور امرتسر سے میاں جیون بٹ لاہور سے مولوی محمدؐ علی ایم۔اے اور مرزا ایوب بیگ بیچر چیفس کالج۔ میاں شیر علی۔ اور علی گڈھ کالج سے میاں شیر محمد خاں سٹوڈنٹ بی اے کلاس اور اور احباب معہ مقامی بزرگوں کے جمع تھے۔ فارسی زبان کی تصنیفات پر سلسلہ گفتگو چلتے چلتے مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے فرمایا۔ کہ "ایرانیوں نے آج کل اپنی توجہ تصنیفات کی طرف بہت مبذول کی ہے۔ اور اس کثرت سے عربی الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ کہ بہ جز روابط کے فارسی زبان کو کم دخل دیتے ہیں۔ اور باب مفاعلہ انفعال۔ استفعال وغیرہ کو اس قدر کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ کہ عقل حیران ہوتی ہے۔"

اس پر حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ "فہمیدن وغیرہ قدیم زمانے میں استعمال کرتے تھے۔ آج

کل بہت کم استعمال رہ گیا۔" مولانا عبدالکریم صاحب نے جن کو فارسی زبان سے بڑی دل چسپی رہی ہے۔ اور جو اس زبان پر مادری زبان کی طرح حکمران ہیں۔ فرمایا کہ "جناب! آج کل تو مفاہمہ۔ تفہیم وغیرہ ہی بولتے ہیں"۔

اس کے بعد اسی سلسلہ میں حضرت نے فرمایا۔ کہ "عربی زبان بہت وسیع ہے۔ اور ہر ایک قسم کی اصطلاحیں اوس میں موجود ہیں۔ اور تصنیفات اس قدر کثرت سے ہو رہی ہیں۔ کہ جن کا علم بہ جز خدا کے اور کسی کو نہیں ہو سکتا صرف حدیث ہی کو دیکھو۔ کہ کوئی کامل طور پر دعوے نہیں کر سکتا۔ کہ اوس نے علم حدیث کی کل کتابوں کو دیکھا ہو"

پھر مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے محلے سبیل الذکر فرمایا۔ کہ "حال ہی میں مولوی صاحب (جناب مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہٗ مراد ہیں) کے پاس مصر سے کتب خانہ خدیویہ کی ایک فہرست سات جلدوں میں آئی ہے۔ وہ فہرست ایسے طور پر مرتب کی گئی ہے۔ کہ اوس کو پڑھ کر بھی ایک مزا آتا ہے۔ ایسے ڈھنگ پر کتابوں کے نمبر دیئے ہیں۔ کہ ایک بالکل اجنبی بھی اگر لائبریری میں چلا جاوے تو وہ بلا تکلیف عین کتاب پر ہاتھ ڈالے گا۔ بہ شرطیکہ اوس نے فہرست کو ایک بار دیکھا ہوا" اس پر حضرت اقدس نے پوچھا کہ "[illegible] کتابیں [illegible] جا سکتی ہیں؟" مولوی صاحب موصوف نے فرمایا۔ "ہاں وہ لائبریری ایسی نہیں [illegible] نقل ہو سکتی ہیں۔" وغیرہ وغیرہ

اس کے بعد جناب امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ

خدا تعالیٰ نے اسلام کی کس قدر تائید کی ہے۔ اگر کوئی نادان اسلام کی اس تائید الٰہی کا انکار کرتا ہے۔ تو اوسے ماننا پڑے گا۔ کہ کبھی بھی دنیا میں خدا نے کسی کی تائید نہیں کی۔ زبان کا اس قدر وسیع ہونا اور پھر اوس میں اس قدر کثرت سے تصنیفات کا ہونا بھی اسلام ہی کی تائید ہے۔ کیونکہ قرآن شریف ہی کی تائید ہوئی ہے۔ کوئی اہل لغت جب کسی لفظ کے معنے لکھتا ہے۔ تو اگر وہ لفظ قرآن کریم میں آیا ہے۔ ساتھ ہی اوس نے وہ آیت بھی ضرور ہی لکھ دی ہے" یہاں مولانا عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ "لسان العرب" نے تو یہ طریق لازمی طور پر رکھا ہے۔ پھر حضرت نے اپنے سلسلہ تقریر میں فرمایا۔ کہ سنسکرت وغیرہ زبانیں تو قریب مردہ ہو گئیں ہیں۔ نہ اون میں تصنیفات ہیں۔ نہ کچھ۔ اور ایسا ہی عیسائیوں کا حال ہے۔ کہ اون کی انجیل کی اصلی زبان کی طرف توجہ ہی نہیں رہی۔ پھر اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔ کہ

مجھے حیرت ہوتی ہے۔ کہ پھر اسلام سے کیوں پرخاش رکھی جاتی ہے۔ اسلام کا خدا کوئی مصنوعی ..... خدا نہیں۔ بلکہ وہی قادر خدا ہے۔ جو ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ اور پھر رسالت کی طرف دیکھو۔ کہ اصل غرض رسالت کی کیا ہوتی ہے؟

اوّل یہ کہ رسول ضرورت کے وقت پر آوے۔ اور پھر اوس ضرورت کو بہ وجہ احسن پورا کرے۔ سو یہ فخر بھی ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو حاصل ہے۔ عرب اور دنیا کی حالت جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے۔ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ بالکل وحشی لوگ تھے۔ کھانے پینے کے سوا کچھ نہ جانتے تھے۔ نہ حقوق العباد سے آشنا اور نہ حقوق اللہ سے آگاہ۔ چنانچہ خدا تعالے نے ایک طرف اون کا نقشہ کھینچ کر بتلایا۔ کہ یاکلون کما یاکل الانعام۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم نے ایسا اثر کیا۔ یبیتون لربھم سجدًا وقیامًا (س ۱۹) کی حالت ہو گئی۔ یعنے اپنے رب کی یاد میں راتیں سجدے اور قیام میں گذار دیتے ہیں۔ اللہ اللہ کس قدر فضیلت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے ایک بے نظیر انقلاب اور عظیم الشان تبدیلی واقع ہو گئی۔ حقوق العباد اور حقوق اللہ دونوں کو میزان اعتدال پر قائم کر دیا اور مردار خوار اور مردہ قوم کو ایک اعلیٰ درجہ کی زندہ اور پاکیزہ قوم بنا دیا۔ دو ہی خوبیاں ہوتی ہیں۔ علمی یا عملی۔ عملی حالت کا تو یہ حال کہ یبیتون لربھم سجدًا وقیامًا۔ اور علمی کا یہ حال کہ اس قدر کثرت سے تصنیفات کا سلسلہ اور توسیع زبان کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔ کہ اوس کی نظیر نہیں ملتی۔

دوسری طرف جب عیسائیوں کو دیکھتا ہوں۔ تو مجھے حیران ہی ہونا پڑتا ہے۔ کہ حواریوں نے عیسائی ہو کر کیا ترقی کی۔ یہودہ اسکریوطی جو یسوع کا خزانچی تھا۔ کبھی کبھی تغلب بھی کر لیا کرتا تھا۔ اور تیس روپیہ لے کر اوستاد کو پکڑوانا۔ تو اوس کا ظاہر ہی ہے۔ یسوع کی تھیلی میں دو ہزار روپیہ رہا کرتے تھے۔ ایک طرف تو اون کا یہ حال ہے۔ بالمقابل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال کہ بوقت وفات پوچھا۔ کہ کیا گھر میں کچھ ہے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک دینار ہے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ اسے تقسیم کر دو۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ اللہ کا رسول خدا تعالیٰ کی طرف سفر کرے اور گھر میں ایک دینار چھوڑ جاوے۔

مجھے تو حیران ہی ہونا پڑتا ہے۔ کہ عیسائی لوگ فلسفہ فلسفہ پکارتے ہیں۔ ان کی الہیات کی فلسفی خدا جانے کہاں گئی۔ کفارہ ہی کو دیکھو۔ ایک تصوری جانور کی طرح ہے۔ کفارہ نے کیا بنایا۔ علمی دلائل کو چھوڑ دیا جاوے۔ تو بھی دیکھو۔ کہ حواریوں کی نہ تو علمی اصلاح ہوئی۔ اور نہ عملی۔ علمی اصلاح کے لئے تو انجیل نے خود فیصلہ کر دیا۔ کہ وہ موٹی عقل والے تھے۔ اور کم فہم اور لالچی تھے۔ اور عملی اصلاح کا خاکہ بھی انجیل ہی نے کھینچ کر دکھلا دیا کہ کوئی لعنتیں بھیجتا ہے۔ اور کوئی تیس روپیہ پر پکڑواتا ہے۔ اور کیا کچھ۔ اور کیا کچھ۔ گناہ کے آثار۔ تاریکی اور ظلمت تو اس دنیا ہی میں شروع ہو جاتی ہے۔ جیسے فرمایا "من کان فی هذه اعمی فهو فی الاخرة اعمی الآیة۔ س ۱۵۔ اب یسوع کے شاگردوں کو دیکھو۔ کہ کیا ان کی حالت میں تبدیلی ہوئی۔ گناہ کے دور ہونے سے تو ایک قسم کی بصیرت اور روشنی پیدا ہوتی ہے۔ مگر ان میں کہاں۔ پھر کفارہ نے کیا بنایا"

یہہ سلسلہ یہیں تک پہونچا تھا اور ایک لطیف تقریر شروع ہو گئی تھی مگر افسوس میری نظر سے سامنے شکر داس کے مکان پر جا پڑی۔ جہاں سے ایک پیرزال بوڑھیا دریچہ میں سے دھڑم سے زمین پر آ رہی اور میرے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔ اوہ! کوئی گر گیا۔ سب کی توجہ اوس طرف منعطف ہو گئی۔ اور حضرت اقدس کو بھی سلسلہ بند کرنا پڑا۔ آخر حضور تشریف لے گئے۔

مکتوبات امام الزمان

جس حال میں میںنے بارہا توجہ دلائی ہے۔ کہ جن حضرت کے پاس حضرت اقدس کے مکتوبات ہوں۔ اون کی اصل یا نقل بہ غرض اندراج الحکم بھیج دیں۔ اور پھر اس پر بہت کم توجہ کی گئی ہو۔ تو میری شکائت بے جا نہ ہوگی کہ افسوس اس پر لحاظ نہیں کیا گیا۔

اور میں اگر اپنے مکرم دوست مفتی محمد صادق صاحب کا اپنے ناظرین کی طرف سے شکریہ نہ کروں۔ تو یہہ بھی ایک قسم کی فرو گذاشت اور خلاف فرمان نبی کریم علیہ الصلوات والتسلیم ہو گا۔ کیونکہ اس صیغہ میں مفتی صاحب نے ابساط سے بڑھ کر قدم مارا ہے۔ جس سے مجھے یقین ہو گیا ہے۔ کہ وہ الحکم کے ساتھ سچی محبت رکھتے ہیں خدا تعالےٰ اون کے اخلاص اور سعادت میں روز افزوں ترقی دے۔ اور اس صادق نوجوان کو دینی اور دنیوی کامیابیوں سے بہرہ مند کرے۔ ذیل میں جو مکتوب درج ہوتا ہے۔ یہہ بھی اون کی ہی سعی کا نتیجہ ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ میں پھر اپنے ناظرین سے چاہتا ہوں۔ کہ وہ اس طرف توجہ کریں۔ اور حضرت اقدس کے مکتوبات بھیج کر ممنون فرماویں۔ کیونکہ ان مکتوبات کی اشاعت حضرت اقدس کی صداقت کے دلائل بینہ کی اشاعت ہے۔ (ایڈیٹر۔)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

مکرمی و مخدومی جناب شیخ صاحب۔

السلام علیکم و علی من لدیکم الحکم ملا۔ باعث تازگئے روح ہوا۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی مہربانیوں کا کون مشکور نہیں اور خصوصًا لاہور کی جماعت۔ الحکم اپنی موجودہ حالت میں ایک ایسی بیش قیمت شے ہے۔ کہ ہر وقت آنکھ اُس کے انتظار میں لگی رہتی ہے۔ اور بے شک ہم اور ترقیوں کے بھی امیدوار ہیں۔ مگر موجودہ عروج بھی بزرگوں ہی کی برکت سے ہے۔ اور ہر ایک امر کے لئے ایک وقت ہے۔ جس کا صبر سے انتظار کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے صدق کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ اور موجودہ کامیابیوں سے آنے والے فضلوں کا اندازہ لگ سکتا ہے۔ مجھے برادر ظفر احمد صاحب کی طفیل پھر بھی موقعہ ملا ہے۔ کہ الحکم کے ذریعہ حضرت اقدس کے دو کرامت ناموں کی اشاعت کا ثواب حاصل کروں۔ اُن میں سے ایک ذیل میں درج ہے۔ امید ہے۔ آپ اس عاجز کے لئے دعا کرتے ہوں گے۔

رقیمہ نیاز عاجز محمد صادق - لاہور
۱۴ اگست ۱۸۹۸ء

بخدمت مخدومی مولوی عبد القادر صاحب -

بعد سلام مسنون عرض یہہ ہے۔ کہ جو کچھ آپ نے سمجھا ہے۔ نہائت بہتر ہے دنیا میں دعاء جیسی کوئی چیز نہیں۔ **الدعاء مخ العبادۃ**۔ یہہ عاجز اپنی زندگی کا مقصد اعلیٰ یہی سمجھتا ہے۔ کہ اپنے لئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے ایسی دعایئں کرنے کا وقت پاتا رہے۔ کہ جو رب العرش تک پہونچ جایئں اور دل تو ہمیشہ تڑپتا ہے۔ کہ ایسا وقت ہمیشہ میسر آجایا کرے۔ مگر یہہ بات اپنے اختیار میں نہیں۔ سو اگر خداوند کریم چاہے گا۔ تو یہہ عاجز آپ کے لئے دعاء کرتا رہے گا۔ یہہ عاجز خوب جانتا ہے۔ کہ سچا تعلق وہی ہے۔ جس میں سرگرمی سے دعاء ہے۔ مثلاً ایک شخص کسی بزرگ کا مرید ہے۔ مگر اُس بزرگ کے دل میں اُس شخص کی مشکل کشائی کے لئے جوش نہیں۔ اور ایک دوسرا شخص ہے۔ جس کے دل میں بہت جوش ہے۔ اور وہ ایسے کام کے لئے ہو رہا ہے۔ کہ حضرت احدیت سے اُس کی رستگاری حاصل کرے۔ سو خدا کے نزدیک سچا رابطہ یہہ شخص رکھتا ہے۔ غرض پیری مریدی کی حقیقت یہی دعاء ہے۔ اگر مرشد عاشق کی طرح ہو۔ اور مرید معشوق کی طرح۔ تب کام نکلتا ہے۔ یعنے مرشد کو اپنے مرید کی سلامتی کے لئے ایک ذاتی جوش ہو۔ تا وہ کام کر دکھاوے۔ سرسری تعلقات سے کچھ ہو نہیں سکتا۔ کوئی نبی اور ولی قوت عشقیہ سے خالی نہیں ہوتا۔ یعنے ان کی فطرت میں حضرت احدیت نے بندگانِ خدا کی بھلائی کے لئے ایک قسم کا عشق ڈالا ہوا ہوتا ہے۔ پس وہی عشق کی آگ اُن سے سب کچھ کراتی ہے۔ اور اگر ان کو خدا کا یہہ حکم بھی پہونچے۔ کہ اگر تم دعاء اور غمخواری خلق اللہ نہ کرو۔ تو تمہارے اجر میں کچھ قصور نہیں۔ تب بھی وہ اپنے فطرتی جوش سے رہ نہیں سکتے۔ اور ان کو اسبات کی طرف خیال بھی نہیں ہوتا۔ کہ ہم کو اس جانکنی سے کیا اجر ملے گا۔ کیونکہ ان کے جوشوں کی بناء کسی غرض پر نہیں۔ بلکہ وہ سب کچھ قوت عشقیہ کی تحریک سے ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ جو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ **لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین**۔ س ۱۹۔ خدا اپنے نبی کو سمجھاتا ہے۔ کہ اس قدر غم اور درد کہ تو لوگوں کے مومن بن جانے کے لئے اپنے دل پر اٹھاتا ہے اس سے تیری جان جاتی رہے گی۔ سو وہ عشق ہی تھا۔ جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ و سلم نے جان جانے کی کچھ پرواہ نہ کی۔ پس حقیقی پیری مریدی کا یہی احوال ہے۔ اور صادق اسی سے شناخت کئے جاتے ہیں کیونکہ خدا کا قدیمی احوال ہے۔ کہ قوت عشقیہ صادقوں کے دلوں میں ضرور ہوتی ہے۔ تا وہ سچے غمخوار بننے کے لئے لائق ٹھہریں۔ جیسے والدین اپنے بچہ کے لئے ایک قوت عشقیہ رکھتے ہیں۔ تو ان کی دعا بھی اپنے بچوں کی نسبت قبولیت کی استعداد زیادہ رکھتی ہے۔ اسی طرح جو شخص صاحب قوت عشقیہ ہے۔ وہ خلق اللہ کے لئے حکم والدین رکھتا ہے۔ اور خواہ نخواہ دوسروں کا غم اپنے گلے میں ڈال لیتا ہے۔ کیونکہ قوت عشقیہ اس کو نہیں چھوڑتی۔ اور یہہ خداوند کریم کی طرف سے ایک انتظامی بات ہے۔ کہ اُس نے بنی آدم کو مختلف فطرتوں پر پیدا کیا ہے۔ مثلاً دنیا میں بہادروں اور جنگجو لوگوں کی ضرورت ہے۔ سو بعض فطرتیں جنگ جوئی کی استعداد رکھتی ہیں۔

اسی طرح دنیا میں ایسے لوگوں کی بھی ضرورت ہے۔ کہ جن کے ہاتھ پر خلق اللہ کی اصلاح ہوا کرے سو بعض فطرتیں یہی استعداد لے کر آتی ہیں۔ اور قوت عشقیہ سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ فالحمد للہ علے الالاء ظاہرہا و باطنہا -

خاکسار مرزا غلام احمد
۲۱ مئی ۱۸۸۳ء مطابق رجب ۱۳۰۰ھ

انتقال پر ملال

ہر کہ آمد بہ جہاں اہل فنا خواہد بود
وآنکہ پایندہ و باقی است خدا خواہد بود

ایں ماتم سخت است کہ گویند جواں مُرد

بروز جمعہ ۲۶۔ اگست ۱۸۹۸ء کی صبح کو ۴۔ بجے ہمارے مخدوم مخدوم جناب مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہٗ ربہ کی بڑی صاحبزادی نے کچھ عرصہ بیمار رہ کر بہ عمر ۱۸ یا ۱۹ سال انتقال فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مولوی صاحب ممدوح نے جس استقامت اور استقلال سے رضا بہ قضاء کا نمونہ دکھایا۔ اللہ تعالےٰ اوس کی توفیق ہر مسلمان کو دے۔ بارش کی وجہ سے نماز جنازہ مولوی صاحب

کے مکان میں ہوئی۔ امام الزمان سلمہ الرحمٰن بھی شریک تھے۔ بہت سے احباب مرحومہ کو آخری منزل تک پہونچانے گئے۔ گور پر پہونچ کر مولانا صاحب ممدوح نے عام طور پر حاضرین کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ

"یہ ہے انسان کا خاتمہ جس کے لئے وہ حسد۔ بغض۔ کینہ۔ جھوٹ اور فریب کو اختیار کرتا ہے۔"

حاضرین پر خاص اثر ہوا بالآخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالے مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہہ دے۔ اور مرحومہ کے معصوم بچوں اور والدہ کو صبر جمیل عطا فرما دے۔ اور مولوی صاحب کو نعم البدل۔ آمین۔ مرحومہ کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں

انک میت و انھم میتون

۲۶۔ اگست ۱۸۹۸ء کے جمعہ میں مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے نہائت رقت اور درد دل کے ساتھ مگر پر جوش لہجہ میں آئت مندرجہ عنوان پر مختصر سا خطبہ پڑھا۔ آج کا خطبہ جس قدر موزون اور مناسب موقع تھا۔ اوس سے کہیں زیادہ موثر تھا۔ آج ہی وہ دن تھا۔ جس کی صبح کو جناب مولانا مولوی نور الدین صاحب کی صاحبزادی کلاں کا انتقال ہوا تھا۔ اس لئے آج کے جمعہ میں اس سے بڑھ کر متاثر خطبہ کیا ہو سکتا تھا۔ **مولانا صاحب** نے اس آئت کو ایک صادق اور مصدوق مامور من اللہ کی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا۔ اور بتلایا۔ کہ کیا اس رفتنی اور گذاشتنی دنیا میں انسان **موت** جیسی چیز کا یقین کر کے جھوٹ بول سکتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہہ مقدس الفاظ بولتے ہوئے کیا افترا کر سکتے تھے۔ اور کیا کوئی مامور من اللہ کبھی ایسا کر سکتا ہے۔ مگر کس قدر افسوس ہے۔ اون لوگوں پر جو یہہ دل کو ہلا دینے والے اور روح پر ایک لرزہ ڈالنے والے الفاظ **وانھم میتون** ۔ سنیں۔ اور بے قرار ہو کر خدا کے مامور کی طرف نہ جھکیں۔ مولانا ممدوح نے جس خوبی سے **موت** کی یاد سے **امید** اور **یاس** کا نقشہ کھینچ کر دکھایا۔ وہ اون کے دل سے نکل کر دل ہی پر بیٹھا۔ کسی دوسرے وقت بہ شرط فرصت میں ناظرین کو اس آئت کے معارف سنا سکوں گا۔ انشاء اللہ بحولہ۔

۱۴۔ و ۱۵۔ اگست ۱۸۹۸ء

میاں تاج الدین صاحب تحصیلدار بٹالہ بہ تقریب دورہ قادیان میں تشریف لائے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔ اور مطبع ضیاء الاسلام وغیرہ کا معائنہ کیا۔ آپ باغبانپورہ کے رئیس اور مولوی شاہ دین صاحب بیرسٹرایٹ لا کے برادر حقیقی ہیں۔ مجھے بہ حیثیت ایک گواہ کے میاں صاحب موصوف سے عدالت ہی میں ملاقات کا موقع ملا ہے۔ اس لئے میں اپنے اوسی تجربہ کی بنا پر جو اتنے عرصہ میں حاصل کر سکتا تھا۔ کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہ ایک خلیق اور ملنسار آدمی ہیں۔ مقدمات کے انفصال میں کس سرگرمی اور محویت سے وہ کام کرتے ہیں۔ اور مقدمہ کے متعلق ضروری امور پر کیسا غور کرتے ہیں۔ ابھی میں اوس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ہاں ہندو مسلمان آپ سے خوش پائے جاتے ہیں۔

ریاست پونچھ کا مصاحب اعلی قادیان میں

میں نہائت مسرت سے ظاہر کرتا ہوں کہ **سری سردار کرتار سنگھ صاحب** بہادر جوڈیشل آفیسر و مصاحب اعلی ریاست **پونچھ** جن کے اعدار کی طبیعت کسی قدر ناساز ہے۔ بہ غرض معالجہ میرے مخدوم جناب حکیم مولوی نور الدین صاحب سابق طبیب شاہی جموں کے پاس تشریف لائے ہوئے ہیں۔ سردار صاحب ایک **وجیہ نوجوان** اور **دقیقہ رس انسان** ہیں۔ باوجود ایسے جلیل القدر منصب پر سرفراز ہونے کے مزاج میں انکسار اور ملنساری ہے۔ آج شام کو حضرت اقدس کے حضور بھی تشریف لائے تھے ابھی کچھ عرصہ قیام کریں گے۔ مفصل حالات پھر لکھوں گا۔

ترقی اسلام

انجمن تبلیغ الاسلام بمبئی کا دبیر مندرجہ ذیل فہرست اون نو مسلموں کی جنہوں نے جولائی میں سیکرٹری انجمن موصوف کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ بھیج کر اشاعت کی درخواست کرتا ہے۔ جس کو میں نہائت خوشی اور مسرت سے شائع کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالی انجمن موصوف کی کوششوں میں برکت دے اور ان نو مسلموں کو استقلال اور کارکنان انجمن کو خلوص آمین۔ وہ فہرست یہہ ہے۔

قبول اسلام

یکم جولائی ۱۸۹۹ء سے ۳۱ جولائی تک عرصہ ایک ماہ میں جناب مولوی حکیم شیخ غلام محی الدین صاحب قادری سیکرٹری انجمن **تبلیغ الاسلام** بمبئی کے ہاتھ پر مندرجہ ذیل اشخاص مشرف بہ اسلام ہوئے **اللھم زد فزد وھوھذا!**

نمبر	کفری نام معہ ولدیت و سکونت	قومیت	اسلامی نام	عمر	کیفیت
۱	مسمات جالی زوجہ گوبند سکنہ شولاپور	خاکروب	کریمن	۴۰سال	عورت
۲	کچلی دختر مسمات مذکور	"	رحمت	۰۳ "	لڑکی
۳	مسمات پوسانی زوجہ رجبا سکنہ بمبئی	ہندو	فاطمہ	۱۵	عورت
۴	کاؤنجی ولد خریدونجی سکنہ "	پارسی	عبداللطیف	۳۷	مرد
۵	مسمات لکھمی دختر کشنا سکنہ مالون	ہندو	عائشہ	۲۲	عورت
۶	ہری ولد بالو سکنہ چپلون کوکن	"	غلام مصطفے	۱۷	مرد
۷	مادھو ولد منا جی سکنہ پونا۔	"	دین محمد	۱۸	"
۸	یوحنا ولد نور شاہ سکنہ انبالہ	عیسائی	فضل کریم	۴۳	"
۹	مسمات مریم زوجہ یوحنا	"	زبیدہ	۲۵	عورت
۱۰	ٹنیا ولد چیتھا سکنہ لکنٹر احمد آباد	راجپوت	احمد	۲۶	مرد
۱۱	مسمات ایسی دختر لکھمی سکنہ کوالہ	ہندو	زینب	۱۴	عورت
۱۲	یوسف ولد ایوب سکنہ بمبئی	یہودی	فضل الرحمن	۲۹	مرد

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ دامی درمی قلمی سخنی انجمن کی امداد فرما کر داخل حسنات ہو۔ فقط

میرے مکرم۔ مخدوم جناب مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی صانہ اللہ عن الشر والفتن اپنے ایک گرامی نامہ میں اپنے ابتلاؤں کا ذکر کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ سید صاحب موصوف نے جس استقلال اور استقامت کے ساتھ اعلائے کلمۃ الحق میں ثبات قدم دکھایا ہے۔ وہ قابل تقلید ہے۔ بھوپال کے اکثر اراکین نے بہ منت و بہ اصرار چاہا ہے۔ کہ وہ حضرت اقدس کے مسائل کی تبلیغ اور تائید میں زور نہ دیں۔ تو پھر وہ اپنے عہدہ جلیلہ پر سرافراز ہو سکتے ہیں مولوی صاحب نے بڑی استقامت کے ساتھ اون کا عطیہ اون کے منہ پر مارا ہے۔ اور صداقت کی اشاعت میں اگر سے بڑھ کر قدم مارا ہے۔ خدا تعالے مولوی صاحب کو بھی استقامت عطا فرماوے اور مجھے اور میرے دوستوں کو بھی اون کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ میرے ناظرین بھی مولوی صاحب کے لیئے دعا کریں۔ اور اپنے بزرگ سے بھی ہمدردی کا اظہار۔

بہ کثرت مضامین کی وجہ سے اس اشو میں اسلامی دنیا کی خبریں نہیں لکھ سکتا اور ایسا ہی اور بھی مضامین عدم گنجائش کی وجہ سے رہ گئے ہیں۔ میری کوشش الحکم کو عمدہ اور بہتر بنانے میں جو کچھ ہے اوس کا بہت بڑا انحصار میرے ناظرین پر ہے۔ اس لیئے اون کی توجہ نظر بر عالم اسباب بہت کچھ فائدہ پہونچا سکتی ہے۔ اصل کارساز تو وہی مولا کریم ہے۔ جس کی رضا جوئی سب کا فرض ہونا چاہئے۔

کل دنیا پر اتمام حجت

حضرت اقدس امام الزمان سلمہ الرحمان کو اللہ کریم نے وعدہ دیا ہے۔ کہ

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا۔

میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس مقدس الہام کے پورا ہونے کی بہت سی صورتیں نکلتی آتی ہیں۔

حضرت اقدس کے مرید مختلف ممالک اور بلاد میں جا پہونچے ہیں۔ الحکم بھی ایک ذریعہ اس الہام کی تبلیغ میں حصہ لینے والا ہے۔ **حال میں سیدنا مرزا صاحب** ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک تجویز فرمائی ہے۔ کہ ایک **اشتہار** بہ تعداد کثیر عربی فارسی اردو اور انگریزی میں اپنے **دعاوی** اور اون کی دلائل پر لکھا ہے۔ جو ان ہر چہار زبانوں میں ایک ہی تختہ پر شائع ہوگا۔

یہہ اشتہار **بلاد یورپ** اور دیگر ممالک میں بہ کثرت پھیلایا جاوے گا۔

لاریب اللہ کریم کے وعدے اپنے بندے کے ساتھ لاتبدیل ہیں۔ خدا تعالی اپنے رہنت باز کو ضائع نہ کرے گا۔ افسوس اور ہلاکت ہے۔ اون پر جو یہہ نشانات صدق دیکھتے ہیں۔ اور منہ پھیر لیتے ہیں۔ پر مبارک ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے اس آفتاب صداقت کے نور سے حصہ لیا۔

ہم لٹاتے ہیں آج لعل دگہر + نہ رہے کوئی لاولد مضطر
یعنی ہے حق میں ہر ابتر کے پسر و مثل دُرِ یتیم سے بڑھ کر

اظہار بشارت

ناظرین ذی وقار طرز اشتہار و اسناد بیشمار سے کماحقہٗ اطمینان کر سکتے ہیں۔ اور گندم نما جو فروش اشتہاریوں سے جو نہ طبیب ہیں نہ ڈاکٹر جان و مال کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ یہاں خیر خواہی عام اور راست بازی سے کام ہے۔ مرد میدان بن کر آئیں۔ شرطیہ دوا آزمائیں۔ جھوٹوں کو سچا اور سچوں کو جھوٹا نہ بنائیں۔

شفاخانہ یونانی

شیخ نظام الدین حکیم

امرتسر

معیار صداقت

بلاشرطیہ۔ معالجہ صرف قیمت دوا سے کیا جاتا ہے۔ اور شرطیہ میں اقرارنامہ اسٹامپ لکھوایا جاتا ہے۔ جس کو اس پر بھی یقین نہ آوے وہ مچلکہ لکھوائے اگر مراد پوری نہ ہو دوا کا خرچ واپس بلکہ ہرجانہ و جرمانہ تو صحت کے طالبو! اولاد کے آرزومندو یہ دولت ہاتھ سے نہ جانے دو۔ فضل خداداد کی منادی ہے۔ عام مبارک بادی ہے۔

اس خادم الاطباء کو ۳۸ سالہ طبیہ تجربات اور فقراء کاملین و سیاحین کے خدمات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہیں کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں خصوصاً اولاد و فرزند نرینہ وحیات مولود و دفع اسقاط کے لئے تیر بہ ہدف ہیں۔ اگرچہ کثرت اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا۔ مگر ہ خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد۔ بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں۔ بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے۔ کہ ادویہ تو وہی ہوں گی۔ مگر نمبر اوّل کم مقدور والے صرف خرچ مندرجہ سے اور (۲) تونگر عہدہ دار خرچ دوچند سے دوائیں لے جائیں۔ اور دلی مراد پائیں (۳) شرطیہ پیشگی آمدنی یک ماہ علاوہ خرچ دوا دے کر رسید دستخطی لے۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر امید بر آئے بندہ کا حق ہے۔ ورنہ واپس لے جائے۔ (۴) شرطیہ مابعد خرچ دوا دے کر اقرارنامہ آمد دو ماہ لکھ دے۔ بہ شرط پیدائش نرینہ بمیعاد معینہ ادا کرے۔ ورنہ خرچ دوا بھی بذریعہ رسید واپس لے۔ (۵) زر تصفیہ شدہ فیمابین معتبر شخص کے بہ رضامندی طرفین امانت رکھ دیں۔ بہ شرط کامیابی بندہ پائے۔ ورنہ واپس لیں۔ (۶) اس پر بھی اطمینان نہ ہو۔ تو مچلکہ شرطیہ لکھائیں۔ وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چہار ماہ واجب الوصول ہو۔ ورنہ ہرجانہ جرمانہ حسب قرار داد قبول۔ فضل خداداد کی منادی ہر طرح کرا دی۔ شرطیہ اقرارنامہ سے جھوٹے اشتہاروں کی بنیاد ڈھادی۔ اگر علاج میں شک ہو۔ تحقیق کر لو مراد پانے پر دینا کس کو گراں ہے۔ فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزاں ہے۔ جو گھر اس لعل سے منور نہیں وہ خانہ خراب ہے۔ گھر نہیں ہ برباد وہ شجر ہے کہ جس کا ثمر نہیں۔ گم نام وہ بشر ہے کہ جس کا پسر نہیں۔ کتاب اسناد کامل فہرست و پرچہ تشخیص لاولدی ایک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے۔ جن ایوسین نے زندگی دوبارہ پائی۔ اور جن کی دلی مراد بر آئی۔ ملاحظہ فرمائیے۔ تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ طریق استعمال دوا و غذا پر ہیز تحفۂ ملحقہ ڈبیہ سے واضح ہوگا۔ والیان ریاست و امراء حسب منشاء خود شرائط مندرجہ سے مستثنےٰ ہیں۔

رقم پیشگی	نام مرض	نمبر	رقم پیشگی	نام مرض	نمبر	رقم پیشگی	نام مرض	نمبر	رقم پیشگی	نام مرض	نمبر
صہ	نل اترنا	۲۸	عا	لقوہ	۱۹	صہ	قولنج دوری	۱۰	عہ	جس کے اولاد نہ ہو	۱
صہ	طول و عرض و عمق کو نئہ	۲۹	عا	بھگندر	۲۰	صہ	سوزاک	۱۱	صہ	جسکی اولاد چھوٹی مرجاوے	۲
عا	خضاب سالانہ	۳۰	عا	ناسور	۲۱	عا	سرعت	۱۲	صہ	جس کے لڑکیاں ہوں لڑکا نہ ہو	۳
عا	نزلہ و زکام	۳۱	صہ	بواسیر خونی و بادی	۲۲	عا	جریان	۱۳	صہ	جس کا حمل ۶-۸ ماہ گر جاوے	۴
عا	تسہیل ولادت	۳۲	عہ	ادھرنگ	۲۳	صہ	غلط کاری	۱۴	عہ	کمزوری	۵
عا	ہیضہ مجرب المجرب	۳۳	عہ	ضیق النفس	۲۴	عا	گنٹھیا	۱۵	صہ	مرگی	۶
عہ	تیجا - چوتھیا - روزانہ	۳۴	صہ	لبھ	۲۵	عہ	سفیدی آنکھ	۱۶	عہ	تپ دق	۷
عہ	ضعف ہضم	۳۵	صہ	آتشک	۲۶	عا	ضعف بصر	۱۷	صہ	ضعف باہ	۸
عا	سرسام	۳۶	عہ	آتشک کل بدن	۲۷	عا	سبل	۱۸	عا	ضعف جگر	۹

المشتہر۔ شیخ نظام الدین حکیم امرتسر چوک ڈیوڑھی کرموں

میرے کا سرمہ

مُصدّقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں - میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور ولائت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سُبل - سُرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی بہانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجلسہ اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے - اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اس لئے کم رکھی ہے - کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اُٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے - مبلغ ۱۶؎ روپیہ میریکا سفید سرمہ اعلی قسم کا فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ ۸ روپیہ - معمولی سرمہ فی تولہ ۴؍ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہار سے بچنا چاہیے -

المشتہر

پروفیسر میاسنگھ آہلو والیہ مقام بٹالہ - ضلع گورداسپور پنجاب -

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟

۱ - میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں - کہ میریکا سرمہ جو سردار میاسنگھ صاحب اہلوالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو بمنزلہ اکسیر ہے - آنکھوں سے پانی جانا - دھند - سوزش ہر قسم جسکو عموماً اپا کہتے ہیں - جلن - کمزوری نظر - ناخونہ اور اندر کی اچھلی کا زخم اور اسنے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے - اس سے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مضافات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے - وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لئے میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے میرے کا سُرمہ ضروری مفید ہے - راقم ڈاکٹر ڈی - ایم - مسانگلے صاحب بہادر - ایم بی - ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

۲ - میں بڑی خوشی سے میریکے سُرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں - کہ سردار میاسنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے - میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مسمات اتم دیوی بعمر دہم سال سکنہ لاہور پر کیا ہے - مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے - اور پڑوال پڑتے تھے - آنکھیں عرصے سُرخ اور دُکھی ہوئی تہیں - انیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تہا - کہ سوئی دھاگا ہی نہیں پرہ سکتی تہی - اور ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تہیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تہی - مریضہ مذکور نے تین روز تک سُرمہ کا استعمال کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا - کہ اُسنے امراض مذکور سے کلی صحت پائی -

راقم - خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

۳ - جناب میاسنگھ صاحب

شائد آنجناب کو یاد ہوگا - کہ بندہ نے آپسے میریکا سفید سرمہ منگوایا تہا - جس نے جادو کا اثر دکھلایا یعنی ایک دوکاندار مسمی دولامل کی آنکھوں میں پھولا پڑ گیا تھا - اور بسبب پتلی پر پہولے کے ہونیکے نظر قطعاً بند ہوگئی تھی - لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پہولا روپوش ہوگیا - اور پتلی صاف و شفاف ہو کر نظر بدستور قائم ہوگئی ہے - اور مریض دعاگو ہے بندہ ہی بصد شکر گذاری جوش طبیعت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا - جو آپ نے ایسی نادر دوا اس قدر قلیل قیمت پر لگاکر خاص و عام خلق خدا پر بہت احسان اور ثواب کا کام ہے لہذا بندہ بخدمت ہر خاص و عام بالتعلق تاکید ہے - کہ بروقت مبتلا ہونے مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو - اس اکسیر بلکہ حیات چشم (سُرمہ میرہ) کے استعمال کرنے کا موقعہ ہرگز ہاتھ سے نہ دیں - ملتمس ہوں - کہ دو تولہ میریکا سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل عنایت فرمادیں -

راقم - ڈاکٹر نرائن سنگھ ہاسپٹل اسٹنٹ کیٹ گڈہ ڈسپنسری شملہ -

۴ - جناب من میری آنکھ میں ایک مرض ہے - جسکا علاج حکما اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب اور کیلیپ وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہ ہوا - آپ کے سرمہ سے تخفیف ہوئی - اب صرف دھند اور کم طاقتی ہماری چشم میں ہے - اور ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بہجدیں -

دستخط سردار صلح محمد خاں درّانی شاہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر فیض خاں محمد خاں صاحب مرحوم والی ملک ترکستان - ۶ مارچ ۱۸۹۶ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں - ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا - جو لاہور کے الائنس بنیک مارچ ۱۸۹۶ء کو جمع کیا گیا -

شیخ یعقوب علی (تراب) ایڈیٹر و پروپرائیٹر کے لئے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپ کر شائع کیا گیا